117677 ـ خاوند نے بیوی کو قسم دے کر کہا کہ اگر تم نے بہنوئی سے بات کی تو تمہیں طلاق اور بیوی نے بغیر ارادہ و قصد بہنوئی سے کلام کر لی

سوال

میں شادی شدہ ہوں اور میرے خاوند نے قسم اٹھائی کہ میں اپنے بہنوئی سے بات نہ کروں، تو کیا یہ حلال ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ میرے بہنوئی نے میری بہن کو ایک بار کہا کہ اپنی بہن کو سلام کہنا، میری بہن نے مجھے اس کے بارہ میں بتایا اور میں نے سلام کا جواب دیا کیا طلاق واقع ہو گئی ، اور ایک بار میں نے اپنے بہنوئی سے بغیر ارادہ بات بھی کر لی تو کیا اس سے طلاق واقع ہو جائیگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر آپ کے خاوند کا قسم اٹھانا کہ تم اپنے بہنوئی سے کلام نہ کرو یہ طلاق کی قسم تھی مثلا اس نے کہا: تم اس سے بات نہ کرنا وگرنہ مجھ پر طلاق، یا اس نے اس پر طلاق کو معلق کرتے ہوئے کہا: اگر تم نے اپنے بہنوئی سے بات کی تو تمہیں طلاق یا تم طلاق یافتہ ہوگی.

چنانچہ اگر تو خاوند کا آپ کو اپنے بہنوئی سے بات چیت کی ممانعتک رنے کا سبب واضح ہو مثلا وہ شخص یعنی آپ کا بہنوئی آپ سے بات چیت کرتے وقت اپنی کلام پر کنٹرول نہیں کرتا، یا پھر بات لمبی اور ایسی ہوتی ہو جو آپ کے خاوند کو پسند نہیں، یا پھر بہنوئی کا آپ سے بات چیت کرنے میں خرابی کا باعث ہو تو پھر آپ کے خاوند کے لیے آپ کو کلام کرنے سے روکنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ خود بھی آپ کی بہن سے کلام کرتا ہو.

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آپ اپنے بہنوئی کے لیے ایک اجنبی عورت کی حیثیت رکھتی ہیں، اس لیے آپ کے لیے بہنوئی کے سامنے بےپردہ ہونا حلال نہیں اور نہ ہی چہرہ ننگا رکھ سکتی ہیں، اور اسی طرح آپ کے لیے اس کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں ہے.

آپ کو چاہیے کہ آپ بہنوئی کے ساتھ کلام کرتے وقت کنٹرول کریں کہ بات لمبی نہ ہو اور نہ ہی اس میں نرم لہجہ ہو کہ لہک لہک کر بات کریں اور ہنس کر بات کو آگے بڑھائیں اور پھر بغیر ضرورت اس سے کلام مت کریں؛ کیونکہ وہ باقی اجنبی مردوں کی طرح آپ کے لیے ایک اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے.

دوم:

اس قسم يا طلاق معلق كرنے ميں تفصيل پائى جاتى ہے:

اگر خاوند كا قصد ہو كہ آپ نے اپنے بہنوئى سے كلام كى تو آپ كو طلاق، تو آپ كا اپنے بہنوئى سے بات چيت كرنے كى صورت ميں طلاق واقع ہو جائيگى.

اور اگر خاوند كا صرف آپ كو بہنوئى كے ساتھ كلام كرنے سے منع كرنا مقصد ہو تو اور طلاق واقع كرنے كا مقصد نہ ہو تو يہ قسم ہو گى، اگر چاہے تو آپ كو اس كى اجازت دے كر اپنى قسم كا كفارہ ادا كر دے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے يہى تفصيل اختيار كى ہے اور اہل علم كى ايك جماعت كا فتوى بھى يہى ہے، ليكن جمہور اس تفصيل كے قائل نہيں، بلكہ وہ كہتے ہيں كہ اگر بات چيت كى تو طلاق واقع ہو جائيگى اور اس ميں قسم اٹھانے والے كى نيت نہيں ديكھى جائيگى.

مزيد آپ سوال نمبر (39941) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

سوم:

اگر آپ نے اپنے بہنوئى سے كلام كى اور آپ كو اپنے خاوند كى قسم ياد نہ تھى تو راجح قول كے مطابق طلاق واقع نہيں ہو گى، شافعيہ كا مسلك يہى ہے، اور امام احمد سے بھى ايك روايت ہے جسے شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے اختيار كيا ہے اور المرداوى نے بھى اسے ہى صحيح كہا ہے " انتہى

ديكھيں: الانصاف (9 / 114).

شيخ الاسلام زكريا انصارى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" (اور اسى طرح) اگر كسى (غير كے) فعل پر طلاق ومعلق كى بيوى يا كسى اور كے اور اس نے اس سے (اسے منع كرنے كا ارادہ كيا) يا پھر اسے ابھارا (اور وہ ان ميں شامل ہو جس كى پرواہ كى جائے) تو اس كے معلق كرنے پر وہ اس ميں دوستى وغيرہ كى بنا پر اس كى مخالفت نہ كرے (اور اسے اس كے معلق كرنے كا علم ہو اور غير نے بھول كر يا پھر جہالت كى حالت ميں يا جبر كى حالت ميں اسے كو كر ليا) انتہى

ديكھيں: اسنى المطالب (3 / 301).

اور ابن حجر الہيتمى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب اس نے طلاق كى قسم اٹھائى كہ وہ خود يا كوئى دوسرا اس عمل كو كرے تو اس نے وہ عمل بھول كر يا پھر جبر كى حالت ميں كر ليا، يا اختيار كى حالت ميں اس عمل كو جہالت كے ساتھ كر ليا، حكم سے جاہل نہيں اس كے خلاف جس كو وہم ہو تو اس كى قسم نہيں ٹوٹےگى كيونكہ سابقہ حديث ميں بيان ہوا ہے:

" يقينا اللہ سبحانہ و تعالى نے ميرى امت سے بھول چوك اور خطا و نسيان اور جس پر انہيں مجبور كر ديا گيا ہو معاف كر ديا ہے "

يعنى ان تين امور ميں ان كا مؤاخذہ نہيں ہوگا.. اور اسى طرح اگر اس نے كسى دوسرے شخص جس كى پرواہ كى جائے كے عمل پر معلق كيا تو بھى قسم نہيں ٹوٹےگى، كہ وہ اس اس معاملہ ميں دوستى يا پھر حياء اور مروت كى بنا پر مخالفت نہيں كريگا، اور اس سے اس كا مقصد اسے روكنا يا پھر كسى بات پر آمادہ كرنا ہو، اور اسے معلق كردہ كا علم بھى ہو تو دوسرے نے بھول كر يا جہالت كى حالت ميں يا جبر كى حالت ميں وہ عمل كر ليا تو قسم نہيں ٹوٹےگى " انتہى

ديكھيں: الفتاوى الفقھيۃ الكبرى (4 / 178).

مزيد آپ شيخ ابن باز رحمہ اللہ كا فتاوى (22 / 47) ضرور ديكھيں.

سوم:

آپ كى بہن كا آپ كو بہنوئى كى سلام پہنچانا اور آپ كا اس كى سلام كا جواب دينا يہ بہنوئى سے بات چيت اور كلام شمار نہيں ہوتا، اس ليے آپ كو كوئى نقصان نہيں ديگا، آپ كو چاہيے كہ اس سلسلہ ميں آپ اپنے خاوند سے رجوع كريں كہ اس نے آپ كو كس چيز كى اجازت دى ہے اور كس چيز سے منع كيا ہے، اور اس نے قسم ميں كيا نيت كى تھى.

كيونكہ نيت الفاظ كو مخصوص كرتى ہے، ہو سكتا ہے اس نے آپ كو كچھ وقت كے ليے بات چيت كرنے سے منع كيا ہو مستقل طور پر نہيں، يا پھر ہر حالت ميں نہيں بلكہ كسى حالت ميں، يا وہ چاہتا ہو كہ آپ بہنوئى سے لمبى اور لپك لپك كر كلام نہ كريں، اور سلام وغيرہ سے منع نہ كيا ہو جو كلام پيش كى جاتى ہے.

ہم آپ كو يہى نصيحت كرتے ہيں كہ آپ اپنے گھر اور خاندان كى حرص ركھيں، اور اپنے بہنوئى سے بالكل كلام مت كريں، اور ہر اس عمل سے اجتناب كريں جو آپ كے ليے اس ميں واقع ہونے كا سبب بن سكتا ہو، اور پھر جب آپ كا خاوند ايسا كرنے سے روكتا ہے، اور يہ نہ ہو كہ كہيں طلاق ہى ہو جائے، اور اس كے ساتھ ساتھ آپ اپنے خاوند كے بارہ ميں حسن ظن ركھيں اور اس كے ليے كوئى عذر تلاش كر ليں، ہو سكتا ہے اس كا كوئى ايسا سبب ہو جس كى بنا پر اس نے ايسا كيا ہے.

اور اسی طرح ہم آپ کو نصحیت کرتے ہیں کہ آپ اپنے بہنوئی کے سامنے مکمل شرعی پردہ کر کے آیا کریں، اور اسی طرح اپنے خاوند کے بھائیوں کے سامنے بھی مکمل پردہ کریں کیونکہ یہ سب آپ کے لیے ایک اجنبی مرد کی حیثیت رکھتے ہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو مزید صحیح اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .